105642 ـ نفاس والی عورتوں سے جماع کرنے کا کفارہ

سوال

نفاس کے دوران بیوی سے جماع کرنے کا کفارہ کیا ہے ؟
یہ علم میں رہے کہ سوال نمبر (36722) کے جواب میں بیان نہیں کیا گیا کہ اگر بالفعل جماع کر لیا جائے تو اس کا کفارہ کیا ہے، اس میں صرف یہ بیان ہوا ہے کہ یہ حرام ہے یہ تو معلوم ہے کہ یہ غلطی ہے لیکن ہم اس کا کفارہ معلوم کرنا چاہتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

حیض یا نفاس والی عورت سے جماع کرنے پر کفارہ واجب ہونے میں اہل علم کا اختلاف پایا جاتا ہے، اور اس علماء کرام کے تین اقوال ہیں:

پہلا قول:

کفارہ واجب ہے، اسے ابن منذر نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور قتادہ سے بیان کیا ہے، اور بعض شافعی حضرات نے بیان کیا ہے کہ امام شافعی کا قدیم قول یہی ہے، لیکن بعض شافعی حضرات اس سے انکار کرتے ہیں، اور امام احمد سے بھی ایک روایت ہے، جمہور حنابلہ اسی روایت پر ہیں، جیسا کہ مرداوی رحمہ اللہ نے الانصاف (1 / 351) میں بیان کیا ہے.

اور بعض حنابلہ نے امام احمد سے بیان کیا ہے کہ نفاس والی عورت کے ساتھ جماع کرنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے اور اس میں ایک ہی روایت ہے بخلاف حیض کے.

دیکھیں: المجموع (2 / 391) اور الانصاف (1 / 349).

اس کے لیے انہوں نے مقسم عن ابن عباس کے طریق سے مروی روایت سے استدلال کیا ہے کہ حیض کی حالت میں

بیوی سے جماع کرنے والے شخص کے بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ ایك یا نصف دینار صدقہ کرے "

اسے ابو داود نے سنن ابو داود حدیث نمبر (264) میں روایت کیا ہے، اس حدیث کی سند اور متن میں بہت وجہ سے اختلاف ہے، اور اسی طرح اسے صحیح اور ضعیف قرار دینے میں بھی بہت زیادہ اختلاف ہے.

دیکھیں: التلخیص الحبیر (1 / 292 - 293) اور سنن ترمذی پر شیخ احمد شاکر کی تعلیق (1 / 264 - 254).

دوسرا قول:

کفارہ مستحب ہے واجب نہیں:

امام نووی رحمہ اللہ المجموع (2 / 391) میں رقمطراز ہیں:

" اسے ابو سلیمان خطابی رحمہ اللہ نے اکثر علماء اور ابن منذر نے عطاء اور ابن ابی ملیکہ، اور شعبی، نخعی، مکحول، زہری، ایوب سختیانی، ابو زناد، ربیعہ، حماد بن ابی سلیمان، سفیان ثوری، لیث اور سعد رحمہم اللہ سے بیان کیا ہے " انتہی

حنفیہ اور شافعیہ کا بھی یہی قول ہے:

الدر المختار میں درج ہے:

" ایك یا نصف دینار صدقہ کرنا مندوب ہے " انتہی

دیکھیں: الدر المختار (1 / 298) اور الفتاوی الھندیۃ (1 / 39) کا بھی مطالعہ کریں.

اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر معلوم ہو کہ عورت حیض کی حالت میں ہے اور اس سے جماع کرنا حرام ہے تو خاوند اختیار کی حالت میں بیوی سے جماع کر لے تو اس میں دو قول ہیں:

صحیح قول جدید ہے کہ اس پر کفارہ لازم نہیں، بلکہ اسے تعزیر لگائی جائیگی، اور وہ توبہ و استغفار کریگا، اور قدیم

قول میں جو واجب تھا اس کے لیے کفارہ دینا مستحب ہے.

دوسرا قول:

یہ قدیم قول ہے کہ اس پر کفارہ لازم ہے...

پھر انہوں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے وجوب کا قدیم قول بیان کرتے ہوئے اختلاف بیان کیا ہے " انتہی

دیکھیں: المجموع (2 / 390).

تیسرا قول:

اس میں کفارہ نہیں بلکہ توبہ و استغفار واجب ہے، یہ مالکي حضرات کا قول ہے.

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (18 / 325).

اور محلی میں ابن حزم کا بھی یہی قول ہے:

دیکھیں: محلی (2 / 187).

بلاشك و شبہ صدقہ کرنے کا قول جو کہ حدیث میں بھی مذکور ہے یہی زیادہ احتیاط والا ہے اور بری الذمہ ہونے کے لیے صحیح ہے، اور اس معصیت و نافرمانی سے رکنے کے لیے اور اللہ کی حرمات کی تعظیم اور اس کی حدود سے تجاوز نہ کرنے کے لیے قابل عمل ہے، خاص کر جب یہ حدیث صحیح نہ ہو تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے.

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا کتاب و سنت کی نصوص سے حرام ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

آپ سے حیض کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ یہ گندگی ہے حیض کے دوران عورتوں سے دور رہو البقرة (222).

حيض كى حالت ميں بيوى سے جماع كرنا سے منع كرنا مراد ہے، يعنى حيض والى جگہ كو استعمال مت كيا جائے كيونكہ حيض والى جگہ شرمگاہ ہے، اس ليے اگر كوئى شخص ايسى جرات كرتا اور وطئ كر ليتا ہے تو اسے توبہ و استغفار كرتے ہوئے آئندہ ايسا نہ كرنے كا عزم كرنا چاہيے، اور اس پر ايك يا نصف دينار بطور كفارہ صدقہ كرنا لازم ہے، ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كى مرفوع حديث كى بنا پر اختيار ہے.

اور دينار سے مراد سونے كا ايك مثقال ہے، اور اگر سونا نہ پائے تو پھر چاندى كى قيمت كافى ہوگى " انتہى

ديكھيں: رسائل الشيخ محمد بن ابراہيم (2 / 98).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" كفارہ واجب ہونا حنابلہ كے مذہب كے مفردات ميں شامل ہوتا ہے، اور آئمہ ثلاثۃ كى رائے ہے كہ كفارہ تو نہيں ليكن وہ گنہگار ہوگا.

اور حديث صحيح ہے، كيونكہ اس كے سارے رجال ثقات ہيں، اور جب حديث صحيح ہوئى تو پھر امام احمد كو اس قول ميں منفرد كہنے كا كوئى نقصان نہيں.

لہذا صحيح يہى ہوا كہ كفارہ واجب ہے، اور كم از كم ہم يہ كہہ سكتے ہيں كہ بطور احتياط واجب ہے " انتہى

ديكھيں: الشرح الممتع (1 / 255) طبع مصرية

اسى طرح مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام نے بھى وجوب كا فتوى ديا ہے.

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (6 / 93 - 112).

تنبيہ:

دينار كى قيمت وزن كے حساب سے (4.25) گرام تقريبا بنتى ہے، اس ليے اس پر واجب ہے كہ وہ اس كى پورى يا نصف قيمت صدقہ كرے.

واللہ اعلم.